

ہجوم نالہ حیرت عاجزِ عرض یک افغاں ہے  
 خموشی ریشہ صد نیستاں سے خس بدنداں ہے  
 تکلف برطرف ہے جاں ستاں تر لطف بدخویاں  
 نگاہ بے حجاب ناز تیغ تیزِ سریاں ہے  
 ہوئی یہ کثرتِ غم سے تلف کیفیتِ شادی  
 کہ صبحِ عیدِ مجھ کو بدتر اند چاکِ گریباں ہے  
 دل و دین نقد لا ساقی سے گر سودا کیا چاہے  
 کہ اس بازار میں ساغرِ متاع دست گرداں ہے  
 غم آغوشِ بلا میں پرورش دیتا ہے عاشق کو  
 چرخِ روشن اپنا قلم صرصر کا مرجاں ہے  
 مان لینے کا  
 اعلان ہو گیا۔

مشرح : فریاد و فغاں کا ہجوم ہے، لیکن حیرانی ایک آہ کرنے سے بھی عاجز ہے۔ حیرانی کا خاصہ خاموشی ہے، یعنی اس نے سیکڑوں نیستانوں کا ریشہ گھاس کے تنکے کی جگہ دانتوں میں دبایا ہے۔ ریشہ نیستاں اس لیے لائے کہ فریاد و فغاں نے ہی کے ذریعے سے ہوتی ہے، گویا وہی فریاد کی جڑ ہے۔ چونکہ نالوں کا ہجوم تھا، اس لیے جو ریشہ دانتوں میں لیا وہ ایک نیستاں کا نہیں، بلکہ سینکڑوں نیستانوں کا تھا۔

۲۔ لغات - جاں ستاں تر : جان لینے میں زیادہ تیز و مبیک۔

بدخویاں : بری خود والے، یعنی محبوب۔